مرکزی جمعیت اہلحدیث پاکستان کا مستحسن فیصلہ!

مرکزی جمعیت اہلحدیث پاکستان کی مجلس شوریٰ کا نہایت اہم اجلاس جامعہ سلفیہ فیصل آباد میں مورخہ ۱۱ ستمبر بروز ہفتہ منعقد ہوا جس کی صدارت حضرت الامیر پروفیسر ساجد میر صاحب نے کی۔ اجلاس میں شیخ الحدیث مولانا محمد عبداللہ صاحب جناب میاں فضل حق صاحب ناظم اعلیٰ مرکزی جمعیت کے علاوہ ملک بھر سے مجلس شوریٰ کے اراکین، علماء کرام، وکلاء، اساتذہ اور تاجروں کی بہت بڑی تعداد نے شرکت کی۔

اجلاس میں پاکستان کی موجودہ سیاسی صورت حال پر سیر حاصل گفتگو ہوئی اور مقررین نے اپنے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ اجلاس میں مرکزی جمعیت کی سابقہ کارکردگی کی رپورٹ پیش کی گئی۔ جس میں بڑی تفصیل کے ساتھ مرکزی جمعیت کی نشاطات کا تذکرہ کیا گیا۔ اجلاس میں مختلف موضوعات پر اہم قراردادیں پیش کی گئیں جس میں

۱۔ مرکزی جمعیت اہلحدیث کی سیاسی پالیسی۔

۲۔ مجلس شوریٰ کے قیام پر سعودی حکومت کی تائید وحمایت۔

۳۔ مسئلہ کشمیر اور بوسنیا کے مظلوم مسلمانوں کی حمایت۔

۴۔ مسئلہ فلسطین پر جماعتی موقف۔

۵۔ مہنگائی کے خلاف۔

۶۔ اہلحدیث علماء کرام کی وفات حسرت آیات پر قرارداد تعزیت شامل ہے۔

جماعت کی سیاسی پالیسی کی وضاحت کرتے ہوئے حضرت الامیر نے دوٹوک

الفاظ میں فرمایا کہ ہم منافقت کی سیاست نہیں کرتے اور ہمیشہ سے اصولی موقف پر یقین رکھتے ہیں اور حق کا ساتھ دیتے ہیں اور مسلک اہلحدیث کا یہ طرہ امتیاز ہے کہ وہ دیانتداری سے سچائی کی جستجو کرتے ہیں اور پھر بغیر کسی لالچ کے اس کا ساتھ دیتے ہیں۔ انہوں نے فرمایا کہ ہم نے بڑی سوچ سمجھ کے ساتھ اہلحدیث اتحاد کونسل کے پلیٹ فارم سے میاں نواز شریف کی حمایت کا اعلان کیا ہے کیونکہ موجودہ حالات میں اس سے بہتر کوئی قیادت نہیں۔ اسلامی فرنٹ اگر وسیع تر اتحاد کرتی تو یقیناً وہ پاکستان میں نمایاں کردار ادا کرتی لیکن اسلامی فرنٹ کی قیادت نے ضدی پن کا مظاہرہ کیا۔ جس کی وجہ سے کوئی دینی جماعت ان کے ساتھ نہ چل سکی۔ انہوں نے تمام اہلحدیث مکتبہ فکر کے حامل افراد سے اپیل کی کہ وہ اپنے اپنے علاقوں میں مسلم لیگ نواز شریف کا بھرپور ساتھ دیں۔

ہم مرکزی جمعیت اہلحدیث کے اس اہم فیصلے پر خراج تحسین پیش کرتے ہیں اور اہلحدیث اتحاد کونسل کے قائدین سے بھی درخواست گزار ہیں کہ ایسے مواقع بار بار نہیں آتے۔ لہذا اس موقعہ کو غنیمت جان کر بھرپور کردار ادا کریں۔ تاکہ ملک کی زمام کار محب وطن پاکستانیوں کے ہاتھ میں آئے۔ ہم اس نہایت مستحسن فیصلے پر مبارک باد پیش کرتے ہیں۔

"اسلامی فرنٹ" کا غیر اسلامی کردار!

وطن عزیز میں انتخابات کا اعلان ہوتے ہی بیسیوں دینی اور سیاسی جماعتیں اپنی اپنی بولیاں بولنے لگی ہیں ان میں بعض ایسی بھی ہیں جن پر جمع کے صیغے کا بھی اطلاق نہیں ہوتا۔ چہ جائیکہ وہ جماعت کہلانے کی مستحق ہو۔ لیکن خرید و فروخت

کی اس سیاست میں وہ بھی بولی لگانے کیلئے بے تاب ہے۔ اور ستم ظریفی تو یہ ہے اب اس مکروہ کھیل میں دینی جماعتیں بھی محفوظ نہیں ہیں بلکہ مرکزی کردار ادا کر رہی ہیں۔ اپنی قیمت بڑھانے، بلیک میل کرنے اور دوسروں کو ہراساں کرنے کیلئے بلند و بانگ دعوے کئے جاتے ہیں۔ اس میدان میں پیش پیش جماعت اسلامی کی "اسلامی فرنٹ" ہے جو تمام حدود کو پھلانگ چکی ہے اور تاریخ میں ایک ایسا کردار رقم کر رہی ہے جس سے جماعت اسلامی کے منہ پر لگی کالک قیامت تک نہ دھل سکے گی۔ شرم و حیاء، اسلامی شعار کا احترام، اصولوں کی پابندی اور نظم و نسق جو کبھی جماعت اسلامی کا طرہ امتیاز ہوا کرتا تھا اب اسلامی فرنٹ نے اسے سربازار بے لباس کر دیا ہے۔ اس کے اسلامی تشخص کو تار تار کر دیا۔ اسلامی شعار کا کھلے منہ مذاق اڑایا جا رہا ہے۔ اور ایک ایسے طریق کار کا انتخاب کیا جس سے اسلامی عقیدہ سخت مجروح ہوا۔ جماعت اسلامی کی موجودہ قیادت نے وہ کام کر دکھایا۔ جس کا کبھی بھی کوئی دینی جماعت تصور نہیں کر سکتی بلکہ ان کا ادنی سے ادنی کارکن اس کے تصور کو بھی گناہ سمجھتا ہے یہ قبر پرستی یہ ڈھول یہ ناچ یہ ہا، ہو۔ یہ ڈرامہ یہ فلمیں کس کی ترجمانی ہیں کیا اب جماعت اسلامی صالح قیادت کی جگہ اسلامی اداکار فراہم کرے گی۔ ڈھول کی تاپ پر اچھا ناچنے والے کو جماعت اسلامی کارکن بنایا جائے گا؟ اور زیادہ سے زیادہ لغو اور جھوٹ بولنے والے اور خلاف حقیقت بیان دینے والے کو اعلیٰ قیادت سونپ دی جائے گی۔ خودنمائی، ریاکاری اور مدح سرائی اب جماعت کا طرہ امتیاز بن چکا ہے لوگوں سے خدمت خلق کے نام پر اکٹھا کیا ہوا روپیہ ایسی بے دردی سے بہایا جائے گا اور ذاتی نمود و نمائش کیلئے اسراف کیا جائے گا۔ یہ کبھی کسی نے سوچا بھی نہیں تھا۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔

قاضی صاحب! یہ سارا کھیل کس کے اشارے پر کھیل رہے ہیں؟ وہ کون ہے جس نے اپنی تجوریوں کے منہ ان کے لئے کھول دیئے ہیں؟ وہ کون ہے جس کیلئے قاضی صاحب یہ بازی ہارنے پر تیار ہیں؟۔ عقل و دانش سے عاری یہ قیادت جماعت اسلامی کا حلیہ تو بگاڑ چکی ہے۔ لیکن اب اس کا نام و نشان بھی مٹا ڈالے گی اور اپنے ہاتھوں اس کی بربادی کا خوبصورت ساماں پیدا کر رہی ہے۔ جماعت اسلامی کے بہی خواہ، ہمدرد کارکن جو قاضی صاحب کے اس رویے اور طرز عمل سے یقیناً ناخوش ہیں۔ نہ جانے خاموش کیوں ہیں؟ ان سے قوت گویائی کس نے چھین لی؟ کیا قاضی صاحب کے امیر جماعت اسلامی ہونے کا یہ مطلب ہے کہ اب ان کی ہر حال میں اطاعت کی جائے ان کی ہاں میں ہاں ملائی جائے۔ خواہ وہ اسلام کا تمسخر اڑائیں۔ عقیدہ توحید کی دھجیاں اڑائیں۔ خلاف شرع کام کا حکم دیں۔ پردہ نہ کرانے کا حکم دیں اور کارکن آمنا و صدقنا کہتے ہوئے حکم کی تعمیل کرتے جائیں۔ کیا جماعت اسلامی نے پنتالیس پچاس سال کے عرصہ میں یہی تربیت کی ہے؟ یہی درس دیا ہے؟ جب کہ اسلام نے اس ضمن میں واضح ہدایات دی ہیں

لا طاعة لمخلوق فی معصية الخالق

واضح حکم ہے اگر کوئی شخص امیر المومنین حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے بھرے مجمع میں سوال کر سکتا ہے۔ باز پرس ہو سکتی ہے تو قاضی صاحب سے کیوں نہیں؟ کیا اسی اسلام کے قاضی صاحب اور ان کی جماعت قائل نہیں؟

ہمیں امید ہے کہ جماعت اسلامی کے قائدین اور کارکن ان گذارشات پر ہمدردی سے غور فرمائیں گے اور اپنے رویئے پر نظر ثانی کریں گے۔ کیونکہ جس طرز عمل کا یہ مظاہرہ کر رہے ہیں۔ اس کا اسلام سے دور کا بھی واسطہ نہیں۔ اگر

واقعی وہ اسلام کے ساتھ مخلص ہیں تو انہیں اپنے پورے عمل کو تبدیل کرنا ہوگا اور یہی تبدیلی سوچ میں بھی آنی چاہیئے۔ ورنہ جماعت اسلامی یا اسلامی فرنٹ نام رکھ لینے سے اسلام کی کوئی خدمت نہیں ہے۔ بلکہ بدنامی اور رسوائی کا موجب ہے۔

غلام حیدر وائیں مرحوم کا سیاسی قتل

ابھی تھوڑے ہی دن ہوئے ہیں کہ یہ اندوہناک خبر پہنچی تھی کہ جناب غلام حیدر وائیں کو میاں چنوں میں گولی مار کر ہلاک کر دیا گیا ہے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون" اس میں شک نہیں کہ یہ ایک خالص سیاسی قتل ہے۔ کیونکہ مرحوم مسلم لیگ (نواز گروپ) کے سرکردہ لیڈر تھے اور انہوں نے بہت ساری جماعتوں کو اپنا دشمن بنا رکھا تھا۔ لیکن یہ بات کسی طرح بھی زیب نہیں دیتی کہ معمولی سیاسی جھگڑوں کو اس حد تک لے جایا جائے اور انسانی جانوں کو کیڑے مکوڑوں کی طرح تلف کر دیا جائے۔ ہم اس واقعہ کی شدید مذمت کرتے ہیں اور مطالبہ کرتے ہیں کہ فوری طور پر مجرموں کو گرفتار کیا جائے اور قرار واقعی سزا دی جائے۔ کیونکہ نگران حکومت کی یہی ذمہ داری ہے کہ وہ انتخابات تک ملک میں امن و امان بحال رکھیں۔ اور تمام سیاسی قائدین اور عوام الناس کے مال و جان کا تحفظ کریں۔ لیکن مقام افسوس ہے کہ نگران حکومت امن و امان کی بحالی میں بری طرح ناکام ہوئی ہے مگر دوسری اصلاحات کرنے میں بڑی دلچسپی لے رہی ہے۔

(یہ اداریہ الیکشن سے قبل لکھا گیا۔)